پاکستان میں قیامت خیز زلزلہ
آزمائش، عذاب یا روشن خیالی کا وبال ؟

کتنی مشکل زندگی ہے کس قدر آساں ہے موت　　گلشنِ ہستی میں مانندِ نسیم ارزاں ہے موت
زلزلے ہیں، بجلیاں ہیں قحط ہیں آلام ہیں　　کیسی کیسی دخترانِ مادر ایام ہیں　(اقبالؒ)

''رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا تو آپؐ نے زمین پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا! اے زمین تو ساکن ہو جا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تمہارا رب چاہتا ہے کہ تم اپنی خطاؤں کی معافی مانگو اس کے بعد زلزلے کے جھٹکے رک گئے۔'' (الحدیث)

۸ راکتوبر کی صبح کا سورج اہل پاکستان کے لئے قیامت صغریٰ کا پیغام بن کر طلوع ہوا۔ اس دن سورج کی شعاعیں زندگیوں کو روشن کرنے کے لئے نہیں بلکہ گُل کرنے کیلئے طلوع ہوئیں۔ صبح کا روشن چہرہ کچھ ہی دیر میں شامِ غریباں کی شکل اختیار کر گیا۔ اس زلزلہ سے صرف پاکستان متاثر نہیں ہوا بلکہ اس سے زندگی لرز اٹھی اور پوری انسانیت کانپ اٹھی اور موت کی ایسی زوردار آندھیاں اٹھیں کہ اس نے زندگی کا پیراہن چاک چاک کر دیا۔ دستِ اجل نے کسی کو نہیں چھوڑا کیا امیر کیا غریب، کیا بڑا کیا چھوٹا اور کیا نیک اور کیا بد۔ دودھ پیتے بچے، جوان بوڑھے، چرند پرند، جانور الغرض جس جس چیز میں زندگی کی رمق اور حرارت تھی اسے اجل کے ظالم ہاتھوں نے نوچ لیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد اس حادثہ فاجعہ کا شکار ہو گئے۔ بستیاں، دیہات، شہر اور پورے پورے علاقے آنِ واحد میں کتابِ ہستی سے مٹ گئے۔ اسلام آباد سے مظفر آباد اور وہاں سے بالاکوٹ، بٹگرام، الائی، بشام اور شانگلہ پار کوہستان تک لاشوں کے پشتے ہیں۔ قیامت کا سماں ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ زندگی سسک سسک کر موت کی تمنا کر رہی ہے۔ پچیس ہزار سے زائد بے یار و مددگار یتیم بچے اس ''پُر رونق'' دنیا میں رُل رہے ہیں اور اسی تعداد کے لگ بھگ بچے سکولوں میں پڑھائی کے دوران زمین کی انگڑائی کی نذر ہو گئے۔ ان کی مائیں ان اسکولوں کے ملبے کے باہر اب تک اپنے پیاروں کی آس اور تلاش میں امید کی شمعیں روشن کئے ہوئے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ ان کے لختِ جگر دوبارہ ممتا سے آملیں۔ لیکن اتنے دن گزرنے کے بعد اب ان کی امیدیں بھی دم توڑ گئی ہیں اور بھوک و پیاس اور کھلے آسمان کی بے رحمی نے ان کو بھی دربدر کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

انسانی تاریخ کو مختلف المیوں نے مختلف ادوار میں گاہے گاہے جھنجھوڑا ہے لیکن ۸ راکتوبر کے زلزلے نے تو

بنی آدم کو تفریق کیا جاتا ہے۔ لب کر دیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قدرت نے آخر یہ کیونکر کیا؟ آیا یہ آزمائش تھی یا عذاب کی صورت تھی؟ تو اس کا جواب پاکستان کے بچے بچے کی زبان پر ہے۔ کہ یہ ہمارے حکمرانوں کے اعمال کا وبال ہے جس کی زد میں اب پوری قوم آ گئی ہے۔ حکمرانوں نے جس طرح عالمی استعمار اور کفری طاقتوں کا جس طرح بھرپور ساتھ دیا اور اس کے علاوہ آئے روز دینی شعائر اور اسلام کے ساتھ سرکاری سطح پر جو مذاق اڑایا جا رہا ہے اور جس طرح دینی اقدار اور مراکز اسلامیہ کو کمزور کرنے کے نت نئے اقدامات کئے جا رہے ہیں اس کا تو لازمی یہی نتیجہ نکلنا تھا۔ سینکڑوں بے گناہ انسانوں کو پاکستان میں القاعدہ کا ساتھی بتلا کر بیدردی کے ساتھ افواج پاکستان نے قتل کیا۔ ہزاروں کو بغیر کسی ثبوت و جرم کے پابند سلاسل کیا گیا۔ افغانیوں کا خون پانی کی طرح بہانے میں امریکہ کا بھرپور ساتھ دیا گیا۔ اس کے علاوہ ''روشن خیالی'' کی شاہراہ پر اس تیزی کے ساتھ دوڑا گیا کہ ہر اسلامی اور مشرقی روایت اور قانون کو ٹھوکروں میں اڑا دیا گیا۔ فحاشی اور بے حیائی کے سیلاب نے پورے ملک کا بیڑا غرق کر دیا اور حکمران دن بدن اس کو مزید پھیلانے کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ عدل و انصاف کا گلا عدالتوں میں ہی گھونٹا جا رہا ہے۔ ظالموں کی مدد کی جا رہی ہے اور مظلوموں کا قلع قمع کیا جا رہا ہے۔ دولت، جاہ و منصب کا حصول ہر ایک کا مطمح نظر ہے۔ اور ہر شئی مال غنیمت اور سرکاری وسائل کو ذاتی جاگیر سمجھ کر لٹایا جا رہا ہے۔ تو ان حالات میں کیا زلزلے نہیں آسمان سے من و سلویٰ کی سوغاتیں نازل ہوں گی؟

امام ترمذیؒ نے حضور پاک ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے جس میں زلزلوں کے اسباب و علل کی واضح نشاندہی کی گئی ہے اس میں غور و تامل کرنے سے ہمارے لئے ہزار سامانِ موعظمت و عبرت موجود ہے، فرماتے ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مال غنیمت کو ذاتی دولت امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے۔ دنیا کمانے کے لئے علم حاصل کیا جائے مرد اپنی بیوی کی فرماں برداری کرے اور ماں کی نافرمانی کرے۔ دوست کو قریب اور اپنے والد کو دور رکھے، مسجدوں سے شور شرابے کی آوازیں بلند ہونے لگیں، قبیلے کا بدکاران کا سردار بن جائے اور رزیل و کمینہ آدمی قوم کا ملک اور رہنما بن جائے۔ آدمی کی عزت محض اس کے ظلم سے بچنے کیلئے کی جائے، گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کے سامان عام ہو جائیں، شراب کا دور دورہ ہو اور پچھلے لوگ پہلوں پر طعن اور طنز کرنے لگیں اس وقت آندھی زلزلے زمیں میں دھنس جانا، شکلیں بگڑنے آسمان سے پتھر برسنے اور طرح طرح کے ہولناک عذاب کا انتظار کرو جس طرح کسی پرانے بوسیدہ ہار کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے موتیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے

حدیث پاک کا مضمون اور مفہوم ہمارے سامنے بالکل واضح ہے اس کے تناظر میں ان زلزلوں کے علل اور اسباب تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ بہرحال قوم کو اجتماعی توبہ کرنا چاہیے اور حکمران بھی اپنے اعمال پر نظر ثانی کریں۔ ورنہ

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصہ محشر میں ہے